کھل جاتے ہین اور دروازی جہنم کے بند ہوجاتے ہین شیطانون کو
جکڑ بند کردیا جاتا ہے متفق علیہ بہشت کے آٹھہ دروازی ہین اونمین سے
ایک کا نام ریّان ہے روزہ دار اوسی دروازے سے بہشت مین جائینگے
جو کوئی رمضان مین روزہ رکھتا ہے رات کو نماز پڑہتا ہے شب قدر مین
جاگتا ہے اوس کے سارے گناہ اگلے بخشدیے جاتے ہین ہر عمل ابن آدم
کا دس گنا ہوتا ہے مگر روزہ کہ یہ سات سو گنا ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا
الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یہ حدیث بروایت ابوہریرہ متفق علیہ ہے بدبو
دہن روزہ دار کی اللہ کے نزدیک بوی مشک سے بھی پاکیزہ تر ہوتی ہے
روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے روزے مین گالی نہ بکے شور نکرے بلکہ اگر اوسکو
کوئی گالی دی تو کہدے کہ میرا روزہ ہے رمضان مین اللہ ہر رات کچھ
لوگون کو جہنم سے آزاد کرتا ہے رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رفعا روزہ و
قرآن بندے کی دن قیامت کے شفاعت کرین گے انکی شفاعت
قبول ہوگی حدیث انس مین آیا ہے اس مہینے مین ایک رات ہے جو
ہزار مہینے سے بہتر ہے جو کوئی اس رات سے محروم رہا وہ سب خیر سے محروم
رہا رواہ ابن ماجۃ اس مہینے مین جو کوئی خصلت خیر کرتا ہے وہ برابر فرض
ادا کرنے کے ہے یعنی اجر مین اور جو کوئی فرض بجالاتا ہے وہ برابر ستر
فرض کے ہے یہ مہینا صبر کا ہے صبر کا ثواب بہشت ہے یہ مہینا مواسات کا

ہی اسمین رزق مومن کا بڑہتا ہے جو کوئی کسیکا روزہ افطار کراتا ہے اوسکی
گناہ بخشدیے جاتے ہین اگرچہ ایک گہونٹ دودہ پر یا کہجور پر یا پانی پر افطار
کرای اور جو کوئی کہانا کہلاتا ہے وہ حضرت کے حوض کا پانی پیئیگا پہر جنت مین
جانے تک پیاسا نہوگا یہ وہ مہینا ہے کہ اول اسکا رحمت ہے اور اوسط مغفرت
اور آخر آزادگی ہے آگ سے رواہ البیہقی عن سلمان الفارسی حضرت ماہ رمضان
مین ہر قیدی چہوڑ دیتے ہر سائل کو دیتے جنت رمضان کے لیے شروع
سال سے سال آئندہ تک طیاری زینت کی کرتی ہے جب پہلا دن
رمضان کا ہوتا ہے تو بہشت کے پتون کی ہوا عرش کے نیچے سے حورعین پر
چلتی ہے وہ کہتے ہین ای رب تو اپنے بندون مین سے ہمکو ایسے خاوند
دی جنسے ہماری آنکہین ٹہنڈی ہون اور اونکی آنکہین ہم سے ٹہنڈی ہون

رواہ البیہقی عن ابن عمرؓ

رویت ہلال

حدیث ابن عمرؓ مین فرمایا ہے روزہ نرکہو جبتک کہ ہلال نہ دیکہ لو اور افطار نہ کرو
جب تک کہ ہلال کو نہ دیکہ لو اگر بادل ہو تو اندازہ کرلو گنتی تیس دن کی پوری
کرو متفق علیہ کبہی مہینا تیس دن کا اور کبہی انتیس دن کا ہوتا ہے لیکن رمضان
و ذیحجہ ناقص نہین ہوتے متفق علیہ یعنی ثواب مین ایک دو دن رمضان سے
پہلے روزہ رکہنا نہ چاہیے ہان اگر کسیکو عادت ہو تو وہ رکہ لی شک کے

دن روزہ رکھنا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نافرمانی کرنا ہے ایک اعرابی کے کہنے پر حضرت نے حکم روزہ رکھنے کا دیا تھا اسی طرح ابن عمر کے ہلال دیکھنے پر رواہ اهل السنن پس جبکہ ایک عدل ہلال کو دیکھ لے تو روزہ رمضان کا واجب ہو جاتا ہے اگر کوئی نہ دیکھے تو شعبان کی گنتی پوری کر کے روزہ رکھے اور تیس روزے پوری کرے جبتک کہ ہلال شوال ظاہر ہو قبل اکمال کے ایک شہر والون نے جب چاند دیکھ لیا تو اب سب شہر والون کو اونکی موافقت کرنا لازم ہے

نیت روزہ

نیت رات سے فجر کے پہلے کرنا چاہیے حفصہ نے رفعا کہا ہے جسنے عزم صوم کا قبل فجر کے نہ کیا اوسکا روزہ نہوا رواہ اهل السنن بہتر یہی ہے کہ ہر رات کو روزہ فردا کی نیت کر لیا کرے اگرچہ ساری رمضان کی ایک ہی بار نیت کرنا بھی نزدیک بعض کے روا ہے اور وصال کرنا صوم مین حرام ہے ابوہریرہ نے رفعا کہا ہے حضرت نے وصال صوم سے منع فرمایا ہے کسی نے کہا آپ تو وصال کرتے ہین فرمایا ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی متفق علیہ یعنی کیا تم میری طرح ہو مجھکو تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے —

افطار مین جلدی کرنا

حدیث سہل مین فرمایا ہے لوگ ہمیشہ خیریت سے رہینگے جبتک کہ افطار مین

جلدی کرینگے متفق علیہ جب رات ادہرسے آئی اور دان نے پیٹھہ پہیری اور
سورج ڈوب گیا تو اب روزہ دار افطار کرے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ ہے
اللہ نے فرمایا احب عبادی الی اعجلهم فطرا رواه الترمذی یعنی میں اوس
بندے کو بہت دوست رکہتا ہون جو روزہ کہولنے مین جلدی کرتا ہے روزہ
کا کہجور سے افطار کرنا برکت ہے اگر نہ ملے تو پانی سے کہولی کہ یہ طہور ہے
جب تک افطار مین جلدی ہو اکریگی دین غالب رہیگا کیونکہ یہود و نصاری
افطار مین دیر لگاتے ہین

دعای افطار

حضرت جب روزہ کہولتے کہتے ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر
ان شاء اللہ تعالی رواه ابو داود عن ابن عمر معاذ بن زہرہ نے کہا حضرت
وقت افطار کے یون کہتے تہے اللهم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواه ابو داود مرسلا

ثواب روزہ کہلوانیکا

زید بن خالد نے رفعا کہا ہے جسنے روزہ دار کو افطار کرایا یا غازی کا سامان
درست کر دیا اوس کو برابر اونکے اجر ملیگا رواه البیہقی اسکی سند صحیح ہے

سحور کا بیان

انس رفعا کہتے ہین تم سحری کیا کرو سحری کرنے مین برکت ہے متفق علیہ ہماری
اور اہل کتاب کی روزے مین یہی فرق ہے کہ ہم سحر کو کہاتے ہین اور وہ نہین کہاتے

اسکو مسلم نے عمرو بن عاص سے رفعاً روایت کیا ہے حضرتؐ نے سحری کا نام غداء
مبارک رکہا ہے اور کہجور کو عمدہ سحور مومن کا کہا ہے غرضکہ وقت سحر کے تہوڑا
بہت ضرور کچہہ کہالی ایک دو دانہ تمر ہی سہی تاخیر سحور کی مثل تعجیل افطار کے
مندوب و مستحب ہے فرمایا میری امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جبتک کہ
سحور مین دیر کریگی حضرتؐ کی نماز اور سحری کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تہا
جتنی دیر مین کوئی پچاس آتین قرآن کی پڑہے

بیان تنزیہ صوم کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے ترک نہ کیا قول زور کو اور عمل کرنے کو
اوسپر تو اللہ کو کچہہ حاجت اوس کے ترک طعام و شراب مین نہین ہے رواہ
البخاری مراد قول زور سے کلام باطل ہے جیسے جہوٹہہ بولنا جہوٹی گواہی دینا
کلمہ کفر بکنا افترا کرنا غیبت کرنا بہتان باندہنا تہمت لگانا لعنت کرنا گالی بکنا
عمل بالزور سے مراد فواحش کرنا ہے کیونکہ یہ گناہ مین برابر زور کے ہین انسان پر
یہ کام کرنا حرام ہے اور انسے بچنا واجب اللہ ایسی روزے کو قبول نہین کرتا
روزہ دار کو سوا بہوک پیاس کے کچہہ حاصل نہین ہوتا جسکو حاجت نہانے
کی ہو احتلام یا صحبت سے اور فجر ہو جاے تو وہ نہاکر روزہ رکہے متفق علیہ
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

بیان بطلان صوم کا

جسنے بہولکر کہا لیا یا پی لیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے اللہ نے اوسکو کہلایا پلایا
متفق علیہ اوسپر کفارہ و قضا نہین ہے اور جسنے عمداً روزہ توڑ ڈالا وہ کفارہ
دے مثل کفارہ ظہار کے یعنی ایک بردہ آزاد کرے یا دو ماہ لگاتار روزہ رکہے
یا ساٹہہ مسکینون کو کہلادے بعض نے کہا ہے کہ یہ کفارہ فقط جماع سے لازم آتا
ہے نہ کسی اور سبب سے اس لیے کہ اوس شخص نے جسکو اس کفارہ کا حضرت نے حکم دیا تہا
دن کو رمضان مین جماع کیا تہا لکن ایک دوسری روایت مین فقط ذکر افطار
کا آیا ہے نہ جماع کا واللہ اعلم بعض کے نزدیک جماع نسیان ملحق باکل و شرب
نسیان ہی والاول اولی روزہ کہانے پینے سے عمداً اور عمداً قے کرنے سے ٹوٹجاتا ہے
نہ قے کے خودبخود آنے سے اگر قے ہوگئی تو صائم پر اوسکی قضا نہین ہے اگر
عمداً قے کریگا تو روزہ قضا کرنا پڑیگا روزے مین مسواک کرنا سرمہ لگانا درست
ہے اسکو ترمذی وغیرہ نے عامر و انس سے رفعاً روایت کیا ہے گرمی و پیاس
سے سر پر بحالت صوم مین پانی بہانا درست ہی خود حضرت نے یہ کام کیا ہی
رواہ مالک و ابوداود ف جسنے رمضان مین ایک روزہ بہی بغیر رخصت و
مرض کے نرکہا وہ اگر صوم دہر رکہے تب بہی قضا اوس روزے کی نہوگی رواہ
احمد والبخاری و اہل السنن عن ابی ہریرۃ دوسرا لفظ انکا یہ ہے بہت سے روزہ دار
ہین جنکو اون کے روزے سے کچہ حاصل نہین ہوتا مگر پیاسا رہنا اور بہت سے
قائم ہین جنکو اون کے قیام سے کچہ نہین ہاتہہ آتا مگر جاگنا رواہ الدارمی س

ہم سے دل مردہ اگر اکو جاگی تو کیا ہ بچشم بیدا رتو ہی پر دل بیدا نہین

پہر جو شخص کسی عذر شرعی سے روزہ افطار کری اوسپر قضا کرنا روزے
کا واجب ہے جیسے مسافر و مریض اس قضا کا حکم خاص قرآن مین آیا ہے
فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر اور حدیث مین حیض کو بہی
عذر ٹہیرایا ہے یہی حکم نفاس کا بہی ہے افطار کرنا روزے کا واسطے مسافر
و مانند مسافر کے رخصت ہے اور اگر تلف یا ضعف قتال سے ڈرے تو پہر
عزیمت ہے اور میت پر اگر روزے رہگئے ہون تو اوسکی طرف سے اوس
مردے کا ولی روزہ رکہے یہ اولی و افضل ہے یا اوسکی طرف سے ہر دن کے
عوض ایک مسکین کو کہانا کہلادی یہ بہی کافی ہوتا ہے رواہ الترمذی عن ابن
عمر والصحیح انہ موقوف علیہ اور جو بوڑہا مرد یا زن ادا و قضا ر سے عاجز ہو
وہ بہی عوض ہر دن کے ایک محتاج کو کہانا کہلاوی اوسپر کچہہ قضا نہین ہے
اسی طرح دودہ پلانیوالی اور حاملہ روزہ نرکہین ہر دن کے عوض ایک
مسکین کو کہانا دیوین ابن عباس نے یہ حکم تفسیر آیت مین بیان کیا تہا یہی
ٹہیک ہے ف عائشہ کہتی ہین مجہپر رمضان کے روزے ہوتے تہے مین اونکو
قضا نکر سکتی مگر شعبان مین بسبب شغل کے متفق علیہ معلوم ہوا کہ جس سال
کی قضا ہو اوسکو اوسی سال مین آخر سال تمام تک بجالاوی زیادہ تاخیر نکری
حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو کہ روزہ نفل رکہے

اور خاوند اوسکا موجود ہو مگر اوس کے اذن سے اور ایسیکہ مریض آپکی دی
مگر اوس کی اجازت سے رواہ مسلم

بیان روزہ نفل کا

۱- چھ روزی شوال کی مستحب ہین ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے اس حساب
سے گویا سال تمام کے روزے ہوگئے اگر متصل نہ رکہہ سکے تو تمام ماہ شوال
مین پوری کرے ۲- نو دن مین ذیحجہ کے روزے رکہنے انمین زیادہ تر
تاکید عرفے کے دن کی آئی ہے یہ روزہ عرفے کا دو سال کے گناہون کا
کفارہ ہوتا ہے ایک سال گذشتہ دوسری سال آئندہ ۳- روزے عشرہ
محرم کے مستحب ہین خصوصا عاشورا کی دن کہ اسکی بہت تاکید آئی ہے ایک
سال کے گناہون کا کفارہ ہوتا ہے اسکے ساتہہ ایک دن اور ملالی یعنی نہم
محرم ۴ شعبان مین جتنے روزے رکہے بہتر ہے حضرت اس ماہ مین کثرت
سے روزہ رکہتے تہے ۵ پیر اور جمعرات کو روزہ رکہنا مستحب ہے حضرت ان دو
دن مین قصد کرکے روزہ رکہتے اور فرماتے کہ مین پیر کے دن پیدا ہوا ہون
اور اسی دن مجہپر وحی اوتری ہے ۶- ایام بیض کے روزی سنت ہین جو کوئی
ہر مہینے مین تین روزی ۱۳-۱۴-۱۵ کو رکہتا ہے پہر رمضان کو رمضان
تک پورا کرتا ہے تو گویا وسنے صوم دہر رکہا یہی آیا ہے کہ کبہی یہ روزی سنیچر
اتوار پیر کو رکہتے اور کبہی منگل بدہ جمعرات کو کل وجہ شو مولیہا ف افضل تطوع

یہی یہ ایک دن روزہ رکہے ایک دن افطار کری داود علیہ السلام اسطرح روزے
رکہتے تہے حجۃ اللہ البالغہ مین کہا ہی کہ طریقہ انبیاء کا صوم مین مختلف تہا نوح علیہ السلام
صائم الدہر تہے عیسی علیہ السلام ایک دن روزہ رکہتے اور دو دن افطار کرتے
یا کئی دن تک ہماری حضرت کبہی لگاتار رکہتے یہانتک کہ یہ گمان ہوتا کہ اب افطار نہ
کرینگے اور کبہی لگاتار افطار کرتے یہانتک کہ یہ کہا جاتا کہ اب روزہ نرکہینگے
لیکن سوا رمضان کے کسی مہینے کے پورے روزے نرکہتے یہ اسلیے کہ روزہ تریاق
ہے اور استعمال تریاق کا بقدر مرض کی کیا جاتا ہے نوح علیہ السلام کا مزاج سخت تہا
اور داود علیہ السلام صاحب قوت و رزانت تہے لڑائی کے وقت نہ بہاگتے عیسی
علیہ السلام ضعیف البدن فارغ البال بی اہل و مال تہے اس لیے ہر ایک نے
اپنے حسب حال کو اختیار کیا ہماری حضرت اپنے مزاج کے شناسا تہے فوائد صوم
و افطار کے عارف تہے آپنے حسب مصلحت وقت جو چاہا اختیار کیا صوم
دہر مکروہ ہے حضرت نے فرمایا لا صام من صام الابد رواہ الشیخان عن ابن عمر
ابو موسی کا اثر مرفوعا یہ ہے جسنے روزہ رکہا دہر کا تنگ کیجایگی اوسپر جہنم اسطرح پہر
عقد تسعین کیا رواہ ابن حبان بسند صحیح اسی طرح روزہ رکہنا تنہا دن جمعہ کو مکروہ
ہے اسی طرح تنہا دن سنیچر کو حدیث صماء بنت بسر مین اس سے نہی آئی ہے رواہ احمد وغیرہ
اسی طرح روزہ رکہنا دن دونون عید کے حرام ہی اسکو شیخین نے ابو سعید سے رفعا
روایت کیا ہے اور مسلمانون کا اسپر اجماع ہے اسی طرح صوم ایام تشریق

سے منع فرمایا ہے اسی طرح استقبال کرنا رمضان کا صوم یک دو یوم سے منع ہے

بیان اعتکاف کا

یہ عبادت ہر وقت مسجدون مین مشروع ہے اسمین رغبت دلائی ہے کوئی دلیل وقت معین کے ساتھہ مختص ہونے پر نہین آئی ہے ہان رمضان مین اعتکاف کرنا موکدتر ہے خصوصا عشرۂ اخیرہ مین جب معتکف ہو تو عمل صالح مین خوب سی کوشش و محنت کرے دن کو تلاوت و ذکر مین کاٹے رات کو جاگی تہجد پڑہے شبہای قدر مین قیام کرے اس سے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہین تعیین شب قدر مین چالیس قول سے زیادہ آئی ہین یہ رات کچھہ خاص ساتھہ رمضان کے نہین ہے سال تمام مین چلتی پھرتی رہتی ہے جس سال قرآن اوترا تھا اوس سن مین آما قا یہ رات رمضان ہی مین آپڑی تھی لکن رمضان مین ظن غالب ہے شبہای طاق مین ہوا کرتی ہے ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-یہ تاریخ اغلب تر ہے معتکف کسی کام کو باہر نہ آئی مگر پاخانہ پیشاب کو اس سے اعتکاف اوسکا فاسد نہوگا ہان کہانے پینے کے لیے نہ نکلے معتکف کو سر دہونا کنگہی کرنا بخوبی درست ہے عیادت بیمار و نماز جنازہ کے لیے بہی نہ نکلے راہ چلتے بیمار کو پوچہہ لے واللہ اعلم تمام ہوا یہ رسالہ دن دوشنبہ کے ۲۶ جمادی الآخر ۱۳۰۵ھ ہجری کو ایک پاس روز مین والحمد للہ اولا و آخرا